دہلی کی برکات

تبلیغی جماعت کی شان اور امتیازی نشان

تصنیف

خلیفۂ مفتی اعظم ہند

حضرت علامہ مولینا مفتی محمد عبدالوہاب خان القادری الرضوی مدظلہ

منجانب

بزمِ اعلیحضرت امام احمد رضا

مرکزی دفتر: مکتبہ رضا

CA-17 الفلاح ہاؤسنگ سوسائٹی،
شاہ فیصل کالونی، کراچی

یک نگاہ

نام رسالہ: دہلی کی برکات

مصنف: حضرت مولانا محمد عبدالوہاب خان قادری رضوی مدظلہ العالی

کمپوزنگ: محمد فہیم صدیقی قادری رضوی

کل صفحات: ۳۲

سن طبع اوّل: فروری ۱۹۹۱ء، رجب المرجب ۱۴۱۱ھ

ناشر: بزم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ

ملنے کا پتہ: مکتبہ اہلسنت نزد پرانی سبزی منڈی

مکتبہ رضویہ آرام باغ

شرف انتساب

فقیر اپنی اس تالیف ناچیز کو حضور پر نور مولیٰ الکریم فقیہ العظیم
فرید الدوراں قطب زماں وحید قرآں سیدی وسندی ومرشدی مولانا الحاج
آل رحمٰن مصطفیٰ رضا خاں المعروف مفتی اعظم ہند (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے
نام ونامی واسم گرامی سے منسوب کرتا ہے جن کی نگاہ کرم نے بے شمار لوگوں کو
قعر وضلالت وگمراہی سے نکال کر جادہ مستقیم پر گامزن فرمایا جن کا فیضان کرم
آج بھی جاری وساری ہے اور انشاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا۔

فقیر ابوالرضا محمد عبد الوہاب خان القادری الرضوی غفرلہ

تقریظِ جلیل

از: مفتی احمد میاں برکاتی مد ظلہ

حاسدین و کائدین، آغاز اسلام سے ہی، اسلام کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہیں...... وہ مسلمان بن کر مسلمانوں کی جڑیں کاٹتے ہیں، قرآن نے ان کو "وما ھم بمو منین" کا تمغہ دے کر "فی الدرک الاسفل من النار" کا مژدہ سنایا...... حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی مسجد سے نکالا...... انکی صحبت بد کو سم قاتل سے زیادہ خطرناک بتایا...... حفاظتی اقدام کے طور پر مومنوں کو "ایاکم و ایاھم" کا طریقہ سکھایا...... یہ ہر دور میں ابلیس کے بخشے ہوئے چولے بدل بدل کر، اہلِ ایمان کے ایمانوں پر ڈاکے ڈالتے رہے...... اور اب بھی اپنے پیارے رہنما ابلیس ملعون کے عطا کردہ مکر و فریب کے ہتھیاروں سے مومنوں پر حملے کرتے رہتے ہیں، ایسے ہی کچھ لوگوں کے خفیہ راز کھولے ہیں، محبوب ملت محبوب العلماء، حضرت علامہ مولانا محمد عبدالوہاب خاں القادری مدظلہ نے ...... پڑھیئے، اور حیرت زدہ ہو کر ان پر لعنت کے خار ڈالئے۔

مفتی احمد میاں برکاتی

۳۰ جمادی الاخری ۱۴۱۱ ھجری

۱۷ - ۱ - ۱۹۹۱

تقریظِ جلیل

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم وآلہ وصحبہ اجمعین

حضرت بابرکت مولانا مولوی عبدالوہاب صاحب قادری رضوی بفضلہٖ تعالیٰ سنی عالم دین ہیں آپ کا تعلق بریلی سے ہےاور آپ سلسلہ رضویہ سے منسلک ہیں اور اپنی تحریر وتقریر سے مسلک اہلسنت کی حمایت اور بدمذہبوں خصوصاً وہابیہ ودیابند کے عقائد باطلہ کے رد میں مصروف ہیں۔ میں نے ممدوح کی کتابیں جوانہوں نے مودودی وغیرہ کے رد میں تصنیف فرمائی ہیں دیکھیں۔ ماشاءاللہ ممدوح نے احقاق حق اور حمایت سنت وابطال باطل و رد بطالات وضلال وہابیت نہایت عالمانہ شان سے فرمایا ہے۔ مولائے کریم ممدوح کے علم میں روز افزوں ترقی فرمائے اور مسلمانوں کوان سے مستفیض فرمائے۔ میں اپنے سنی بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ حضرت مولانا کے علم وفضل سے مستفید ہوں۔

والسلام

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۸ ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ

مولانا عبدالوہاب خاں قادری رضوی کوشہزادۂ اعلحضرت تاجدار اہلسنت مولانا مصطفیٰ رضا خاں صاحب المعروف مفتی اعظم ہند سے شرف بیعت وخلافت حاصل ہے۔

الحمدلله الواحد الصمد ہ المتعزر فی ذاته و صفاته فلا مثل
لہ ولا ضد لہ ولم یکن لہ کفوااحد ہ والصلوٰۃ والسلام
الاتمان الاکملان علی رسوله وحبیبه سید الانس والجان
الذی انزل علیہ القران ھدی للناس وبینات من الھدی
والفرقان وعلیٰ آله واصحابه ما تعاقب الملوان وعلی من
اتبعھم باحسان الی یوم الدین وعلینا لھم وبھم یا ارحم
الراحمین والحمدللّٰہ رب العلمین

امابعد۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بے شمار نعمتیں عطا فرمائیں جن کو جن وانس و ملک کوئی گن نہیں سکتا۔ ایک سے ایک ارفع اعلیٰ جن کی کوئی مثال نہیں ان نعمتوں میں ایک عظیم الشان نعمت ہے جس کو محبت کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے بندوں کے دلوں کو اس کا گہوارہ بنایا اور منزل مقصود تک پہنچانے کا ذریعہ ٹھہرایا۔ مقصود آفرینش وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ۔ کا جلوہ دکھایا۔ محبت صادقہ اس راہ کو سہل اور آسان بناتی ہے اور منزل مقصود تک لے جاتی ہے اس سے دوری، منزل سے دوری، اس سے حجاب، مقصود سے حجاب ہے چنانچہ ارشاد فرمایا۔ الالاایمان لمن لا محبة لہ ۔ جس کو محبت نہیں اس کو ایمان نہیں اور محبت صادقہ اللہ جل مجدہ اور اسکے

پیارے رسول ﷺ کی محبت ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی، حضور اکرم سید عالم ﷺ سے والہانہ محبت محتاج تعارف نہیں۔ ہمہ وقت جان وجہان قربان کرنے کو تیار، بلکہ باعث صد افتخار جانتے، یہی اسلام کی سربلندی وار جمندی کا راز تھا کہ اسلام زمانہ پر غالب آیا، جو اس سے ٹکرایا، اس کو مٹایا، ظلمت کدہ دہر پر نور برسایا، مومنین کے قلوب کو جگمگایا، عالم و عالمیان کو زیر فرمان بنایا، اور اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کے حضور جھکایا، باطل پرستوں کو خاک میں ملایا - والحمد اللہ رب العالمین۔

اسلام کی ترقی اور مسلمانوں کی کامرانی باطل کو ایک آنکھ نہ بھائی۔ باطل قوتیں ابھر کر سامنے آئیں اور دجل وفریب کا سامان ساتھ لائیں اور اسلام کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی سازش کرنے لگیں۔

واضح رہے کہ محبت کا انحصار ہر خوبیم وکمال پر موقوف ہے عیوب و نقائص کو دیکھتی ہی نہیں حبك الشیء یعمی و یصم معروف ومعمول محبت ہے۔ حضور اکرم سید عالم ﷺ کو اللہ جل مجدہ نے ہمہ صفات حسنہ وجمیع فضائل رفیعہ وتمام حسنات کاملہ کا جامع بنایا۔ کوئی فضل، کوئی خوبی، کوئی کمال ایسا نہیں جو ذات اقدس حضور اکرم سید عالم ﷺ میں نہ ہو بلکہ فضل وکمال ہی وہ ہے، جس کو حضور اقدس ﷺ سے نسبت کمال حاصل ہے اور جس خوبی کو ان سے نسبت نہیں وہ فضل وکمال ہی نہیں بلکہ مذموم وباعث نقص وزوال ہے۔

محبت فاسدہ:

جس کا دار و مدار مصنوعی تحسین ہے اور جو بناوٹی حسن پر موقوف ہے اس کا سکہ جمانے کیلئے صنم خانوں کو سجایا جاتا ہے پتھروں کو خدا بنایا جاتا ہے محبوب حقیقی کو عیب لگایا جاتا ہے چنانچہ باطل قوتوں نے ایک طرف اپنے معبودان باطلہ کی شان میں قصیدہ خوانی اور دوسری جانب محبوب باری تعالیٰ ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کو اپنا شعار بنالیا۔ کتنے وہ تھے جو اعلانیہ بغاوت کرتے، مجنون و جادوگر کہتے اور کچھ وہ تھے کہ براہِ فریب، اپنے کو مسلمان ظاہر کرتے و نشہد انک لرسول اللہ کہتے اور دل میں عناد رکھتے اسلام کو زک پہنچانے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھتے، حضور اکرم ﷺ پر طرح طرح کے عیب لگاتے اور خاطی بتاتے جس کے نتیجہ میں روافض، خوارج، معتزلہ، قدریہ، جبریہ وغیرہ پیدا ہوئے اور آج بھی ان کے ثمرات وہابیہ، مقلد وغیر مقلد، دیوبندی، مودودی، تبلیغی وغیرہ کے روپ میں موجود ہیں۔

تحریک:

دنیا میں جتنی بھی تحریکیں اٹھیں اور جماعتیں بنیں ان کا کوئی نہ کوئی اصل الاصول، واحد مقصود ضرور ہے جس کو پروان چڑھانے اور منزل مقصود تک پہنچانے کیلئے افرادِ جماعت سے قوت حاصل کی جاتی ہے۔

حق کے مقابلہ میں باطل قوتیں ابھر کر آئیں اور اپنے اصنام باطلہ کو مزین و معطر بنا کر لائیں اور طاق بتکدہ میں سجائیں۔ افراد جماعت کو مسحور و مخمور

کرنے کی خاطر حیرت انگیز مناظر اور دلآویز محافل جمائیں کہ باطل کو حق اور حق کو باطل کر دکھائیں۔ اس کے لئے تمام تدابیر فاسدہ ومکائد کاسدہ کو کام میں لایا گیا۔

جماعت کا بانی:

افراد جماعت کیلئے جماعت کا بانی ناخدا کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کا کردار وگفتار اور اس کے نظریات وافکار، موجب تقلید اور واجب الاحترام قرار پاتے ہیں۔ شیخ الاسلام دیو بند مولوی حسین احمد صاحب نے بایں الفاظ اس امر کا اعتراف فرمایا۔

"جب کوئی تحریک کسی شخص کی طرف منسوب ہوگی تو وہ قبلہ توجہ ہوگا اور اس شخص کے عقائد واخلاق کا اثر ممبروں پر قطعی طور پر پڑے گا۔"

(تبلیغی جماعت از علامہ ارشد القادری صفحہ ۳۹ بحوالہ مکتوبات شیخ ج ۲ صفحہ ۴۷۷)

بہر نوع اس میں کوئی شک نہیں کہ افراد جماعت پر بانی جماعت کے عقائد وافکار، اخلاق وکردار کا اثر ضرور ہوتا ہے اور مذہب کے نام پر جو جماعتیں وجود میں آئیں ان میں ان کیلئے وہ ناخدا ہونے کے بعد ہی (معاذ اللہ) خدا بن جاتا ہے جماعت کیلئے قرآن واحادیث کے فرامین کو پیٹھ دینا بلکہ اشتباہ وتردد کی راہ نکالنا آسان ہو جاتا ہے مگر بانی جماعت کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میں کسی قسم کا اشتباہ وتردد محال شرعی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر چہ صراحتاً قرآن حکیم کے خلاف ہو۔ تو دور از کار تاویلات کے ذریعہ اس کی تائید وحمایت میں دفتر بھرے جاتے ہیں اور اس کی مدح سرائی میں قصیدے پڑھے جاتے ہیں اور اپنے اصطلاحی محاورات میں ولی

کامل، اور امام زماں ثابت کرنا ایک معمولی سی بات ہے اور اس کی حرکات وسکنات کو کم سے کم کرامت کا درجہ دیا جاتا ہے۔ اس کے فیوض وبرکات کے بحر بیکراں جاری اور ساری ہوتے رہتے ہیں افراد جماعت اپنی لیاقت واستعداد کے مطابق اس کے فیض سے مستفیض ہوتے رہتے ہیں۔

رنگ جماعت اور قرآن کریم:

اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمان قرآن وحدیث کے مقابلہ میں کسی کو خاطر میں نہیں لاتا مگر اسلام سے متصادم جو بھی تحریکیں ہیں اگر چہ ان کا نام اسلامی ہی کیوں نہ ہو اس کا اپنا ایک انوکھا رنگ ہوتا ہے۔ جس رنگ میں افرادِ جماعت کو رنگا جاتا ہے پھر اس پر کوئی رنگ نہیں چڑھتا وہ اپنی جماعت کے بانی یا امیر کو ہی سب کچھ سمجھتا ہے اس کے مقابل ہر چیز کو اس پر قربان کر دیتا ہے بطور نمونہ چند تماثیل حاضر خدمت ہیں۔

نبی آخر الزماں:

قرآن وحدیث کا حتمی اور قطعی فیصلہ یہ ہے کہ حضور پرنور شافع یوم النشور ﷺ کا زمانہ تمام انبیاء کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں اس بات کیلئے دلیل کی حاجت نہیں مگر دار العلوم دیوبند کے بانی مولوی محمد قاسم نانوتوی فرماتے ہیں:

" اول معنی خاتم النبین معلوم کرنے چاہئیں تا کہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ

ہو۔سوعوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم (ﷺ) کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول الله و خاتم النبین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے۔ '' (تحذیر الناس صفحہ ۳ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند)

قرآن وحدیث کے قطعی فیصلے کو بانی دارالعلوم دیوبند عوام کا خیال بتاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دانشمندوں کے نزدیک اول وآخر ہونے میں بالذات کچھ فضیلت ہی نہیں۔حضور اکرم ﷺ کے بعد کسی نبی کا پیدا ہونا محال شرعی ہے۔قرآن واحادیث کا ارشاد صریح اور حکم قطعی ہے کہ حضور اکرم ﷺ آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوسکتا۔مگر دارالعلوم دیوبند کے بانی فرماتے ہیں:

'' بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہوتو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔'' (تحذیر الناس صفحہ ۲۴ کتبخانہ اعزازیہ دیوبند)

یہ مضمون '' ماہنامہ خالد'' دیوبند بابت ماہ ربیع الاول ۱۲۵۸ھ میں شائع ہوا اس کے بعد مستقل رسالہ تحذیر الناس طبع ہوا اور اب تک طبع ہورہا ہے۔ہمارے پاس کتب خانہ اعزازیہ دیوبند کا شائع شدہ نسخہ تحذیر الناس کے علاوہ دارالاشاعت بالمقابل مولوی مسافر خانہ کراچی مطبوعہ ستمبر ۱۹۷۶ء بھی موجود ہے ڈیڑھ سو سال گزر گئے مگر کسی فرد جماعت نے اعتراض تو کجا دم بھی نہیں مارا بلکہ مسلمانوں نے جب اس پر احتجاج کیا تو اس رسالہ کی حمایت میں خدا جانے کتنے صفحات سیاہ ہوگئے۔کتابوں

پر کتابیں لکھی گئیں مگر امام صاحب کی امامت میں کسی طرح کا کوئی فرق تو کیا ان کا مرتبہ دن بہ دن افزوں سے افزوں تر ہوتا جارہا ہے۔ اس لئے کہنا پڑتا ہے کا افراد جماعت کے لئے قرآن وحدیث کے فیصلے نظر انداز کردینا بہت آسان ہے مگر بانی جماعت یا امام جماعت کے اقوال سے روگردانی دشوار ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے اور شک وتردد بعید از قیاس ہے۔

رضائے محمد ﷺ:

اللہ جل مجدہ فرماتا ہے،

ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ ط — اوربیشک تمہارا رب تمہیں اتنا دیگا کہ تم راضی ہوجاؤ گے۔

؎ خدا کی رضا چاہتے ہیں دوعالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

لیجئے امت وہابیہ کے امام مولوی محمد اسماعیل صاحب دہلوی فرماتے ہیں۔

"رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا"

(تقویت الایمان صفحہ ۸۲ مکتبۃ الاسلام وسن پورہ لاہور)

رحمۃ اللعالمین:

اللہ جل مجدہ فرماتا ہے۔ وما ارسلناك الا رحمة للعالمين۔ ارسلنا متکلم کے ساتھ ك واحد حاضر ہے جو خاص صفت رسول اللہ ﷺ کی ہے مگر دیوبندیوں کے قطب الارشاد مولوی رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں کہ:

"لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ ﷺ کی نہیں ہے"

(فتاوی رشیدیہ مبوب کامل صفحہ ۲۹۶ قرآن محل بالمقابل مولوی مسافر خانہ کراچی)

ایسے نظائر بکثرت کتب متفرقہ میں موجود ہیں مگر جماعت کے متاثرین افراد نے کوئی بھی اعتراض نہ کیا نہ اس کے خلاف کچھ لکھا بلکہ جب اہل اسلام کی جانب سے ایسے امور پر گرفت کی گئی تو افراد جماعت نے ہمیشہ اپنے اکابر کی پاسداری کی اور قرآن حکیم کے ارشاد عالی کی کوئی پرواہ نہ کی۔اس لئے کہنا پڑتا ہے کہ اہل باطل کا قرآن حکیم کو نظر انداز کر دینا اور دور از کار تاویلات کا دروازہ کھول دینا بہت آسان ہے اور قرآن کریم کے مقابلہ میں اپنے ائمہ اکابر کی حمایت کرنا ان کا فرض منصبی ہے اپنے اکابر کے قول باطل جاننا تو بڑی بات ہے انکو ان کے قول کا استخفاف بھی گوارا نہیں ان کے نزدیک ان کے اکابر کا قول وحی الٰہی سے کم درجہ نہیں رکھتا بلکہ اس سے بھی ارفع و اعلیٰ حیثیت کا حامل قرار دیتے ہیں۔آیئے اب تبلیغی جماعت کے بانی اور ان کے اکابر کا جائزہ لیں۔

تبلیغی جماعت کے بانی مولوی محمد الیاس صاحب دہلوی کا ارشاد گرامی:

مولوی محمد الیاس صاحب اپنی ضعیف امت کو مژدہ جانفزا سناتے اور خوشخبری دیتے ہیں کہ:

" اگر حق تعالیٰ کسی کام کو لینا نہیں چاہتے تو چاہے انبیاء بھی کتنی کوشش کریں تب بھی ذرہ نہیں ہل سکتا اور کرنا چاہیں تو تم جیسے ضعیف سے بھی وہ کام لے

لیں جو انبیاء سے بھی نہ ہو سکے۔"

(تبلیغی جماعت از علامہ ارشد القادری صفحہ ۱۵ بحوالہ مکاتیب الیاس صفحہ ۱۰۷۔۱۰۸)

یہ خطاب تجلی مآب افراد تبلیغی جماعت کے حق میں وارد ہوا کہ حق تعالیٰ کام لینا نہ چاہے تو انبیاء علیہ السلام کتنی ہی کوشش کریں تب بھی ذرہ نہیں ہل سکتا۔ بارگاہ احدیت میں انبیاء علیہ السلام کی منزلت محتاج بیان نہیں دیکھنا یہ ہے کہ وہ کیسا عظیم الشان کام ہے کہ باوجود انبیاء علیہ السلام کی کوشش بسیار کے بھی اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ وہ ذرہ بھی ہلا سکیں اور وہی کام جو انبیاء سے نہیں لینا چاہتا مولوی الیاس صاحب کی امت (گروہ) تبلیغی سے کرالیتا ہے جو انبیاء علیہ السلام سے نہ ہو سکے۔ انبیاء علیہ السلام نے اللہ کے چاہنے سے جو کام کئے ان کا شمار دشوار ہے مگر بطور نمونہ مشتے از خروارے مسطور ہیں ان کے مقابلہ میں امت تبلیغیہ کے افراد کے کاموں کا جائزہ لیں اور ذرہ نہ ہلنے والی روئیداد دیکھیں کہ جس اللہ نے انبیاء علیہ السلام سے ایسے عظیم الشان حیران کن بلکہ بعید از قیاس کام کرائے تو ان کاموں سے عجیب تر کونسا کام ہوگا کہ جسے انبیاء علیہ السلام باوجود کوشش بسیار ذرہ نہ ہلا سکیں اور تبلیغی امت کے فرد ضعیف سے اللہ لے لے۔ حاشا وکلا دشوار بلکہ محال، یہ انبیاء علیہ السلام کی شان اقدس میں گستاخی واہانت ہے۔

۱۔ پالنے میں جھولنے والے بچہ کی گواہی:

زلیخا نے جب یوسف علیہ السلام پر تہمت لگائی تو انہوں نے اپنی براءت کے سلسلہ میں فرمایا کہ گھر میں ایک چار ماہ کا بچہ پالنے میں تھا جو زلیخا کے

ماموں کا لڑکا تھا اس سے دریافت کرلیا جائے۔ عزیز نے کہا کہ چار ماہ کا بچہ کیا جانے
یوسف علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کو گویائی دینے اور اس سے میری بے گناہی
کی شہادت ادا کر دینے پر قادر ہے۔ عزیز نے جب اس بچہ سے دریافت کیا تو بچہ کہتا
ہے قرآن کریم نے اس کا ذکر اس طرح فرمایا۔

وشهد شاهد من اهلها ان	اور عورت کے گھر والوں میں سے
كان قميصه قد من قبل	ایک گواہ نے گواہی دی اگر ان کا
فصدقت وهو من الكذبين ط	کرتا آگے سے چرا ہے تو عورت
وان كان قميصه قد من دبرٍ	سچی ہے اور انھوں نے غلط کہا اور
فكذبت وهو من الصدقين ط	اگر ان کا کرتا پیچھے سے چاک ہوا تو
	عورت جھوٹی ہے اور یہ سچے ہیں۔

مولوی الیاس صاحب سے کہو کہ ایسی کوئی مثال پیش کیجئے کہ تبلیغی امت
کے کسی فرد نے کسی کمسن بچہ کو گویائی عطا کی ہو۔ هاتو برهانكم ان كنتم
صادقین۔ بالفرض باطل اگر ایسی مثال پیش بھی کر دیں تو مساوات ہی ٹھہری یہ نہ ہوگا
کہ حق تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کیلئے نہ چاہا تبلیغی امت کیلئے چاہا ان سے کام لے
لیا جو وہ نہ کر سکے۔

۲۔ یوسف علیہ السلام نے بینائی عطا فرمادی:

یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے فرمایا۔

اذهبو بقميصى هذا فالقوه	میرا یہ کرتا لے جاؤ اسے میرے

علی وجه ابی یات بصیرا ط — باپ کے منہ پر ڈالو ان کی آنکھیں کھل جائیں گی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فلما ان جاء ہ البشیر القه علیٰ وجهه فارتد بصیرا ط — پھر خوشی منانے والا آیا اس نے وہ کرتا یعقوب کے منہ پر ڈالا اسی وقت اسکی آنکھیں پھر آئیں۔

مولوی الیاس صاحب فرمائیے۔ امت تبلیغی کے کسی فرد نے کسی اندھے کو انکھیارا بنایا۔ ھاتو برھانکم نہیں نہیں ہرگز نہیں بلکہ انکھیاروں کو انکی صحبت نے اندھا کر دیا۔ کل تک جو انبیاء علیہم السلام کی شان ارفع واعلیٰ کے قائل تھے آج وہ ایسے اندھے ہو گئے کہ وہ شان عظیم بھی نظر نہیں آتی۔

۳۔ پتھر سے پانی کے چشمے:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

واذاستسقی موسیٰ لقومه فقلنا اضرب بعصاک الحجر فانفجرت منه اثنتا عشرة عینا — اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا تو ہم نے فرمایا۔ اس پتھر پر اپنا عصا مارو فوراً اسمیں سے بارہ چشمے نکلے۔

الیاس صاحب ہے کوئی مثال ایسی کہ تمہاری امت تبلیغی نے ایسے چشمے پتھر پر لاٹھی مار کر نکالے ہوں اگر بالفرض باطل ہے تو بھی مساوات لازم آئے گی۔ یہ نہیں کہہ سکتے

کہ انبیاء کی کوشش بسیار کے باوجود ذرہ نہیں ہلا اور میری امت کے ضعیف فرد نے پہاڑ اٹھالیا۔اقول۔ ہرگز کوئی مثال پیش نہیں کر سکتے تمہاری امت کے ضعیف تو کجا تم بذات خود باوجود مثل انبیاء علیہ السلام ظاہر ہونیکے بھی کسی سوکھے کنوئیں سے ایک لوٹا پانی حاصل نہیں کر سکتے۔ ھاتو برھانکم

۴۔ ہوا پر حکومت:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فسخر نا لہ الریح تجری بامرہ رخاءً حیث اصاب ط	تو ہم نے ہوا اس (سلیمان) کے بس میں کردی کہ اسکے حکم سے نرم نرم چلتی ہے جہاں وہ چاہتا۔

مولوی الیاس صاحب تمہاری تبلیغیہ تو ایسی مثال پیش کرنے سے عاری، تم ہی بڑھ کر سامنے آؤ۔ ذرا ناک پر بیٹھی مکھی پر ہی اپنی حکومت دکھاؤ۔ ھاتو برھانکم ان کنتم صٰدقین۔

۵۔ ٹھوکر سے چشمۂ آب:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

واذکر عبدنا ایوب اذ نادیٰ ربہ انی مسنی الشیطٰن	اور یاد کرو ہمارے بندہ ایوب کو جب اسنے اپنے رب کو پکارا کہ

بنصب وعذاب ط ارکض	مجھے شیطان نے تکلیف اور ایذا
برجلک هذامغتسل بارد و	لگادی ہم نے فرمایا زمین پر پاؤں
شراب ط	مارو ٹھنڈا چشمہ نہانے اور پینے کو ۔

چنانچہ ایوب علیہ السلام نے ٹھوکر ماری ٹھنڈے پانی کا چشمہ برآمد ہوا۔ ایوب علیہ السلام اس میں نہائے اور پانی پیا فوراً صحتیاب ہو گئے۔

مولوی الیاس صاحب تمہاری امت تو کجا تم ذرا سر مار کر کے ہی کوئی گلاس پانی کا نکال کر دکھاؤ۔ یادرکھو سر پٹختے پٹختے مرجاتے مگر ایک گلاس پانی نہ پاتے۔ اس پر دعویٰ اتنا زبردست کہ جس سے صراحتاً گستاخی واہانت ظاہر ہے۔

۶۔ پرندوں کو زندہ کرنا:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

واذ قال ابراهيم رب ارنى	اور جب عرض کی ابراہیم نے
كيف تحى الموتىٰ قال اولم	اپنے رب سے مجھے دکھا تو کیونکر
تومن قال بلىٰ ولكن	مردے جلائیگا، فرمایا کیا تجھے
ليطمئن قلبى قال فخذاربعة	یقین نہیں، عرض کی یقین کیوں
من الطير فصرهن اليك ثم	نہیں مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے
اجعل على كل جبل منهن	دل کو قرار آجائے۔ فرمایا تو اچھا
جزء ثم ادعهن ياتينك	چار پرندے لے کر اپنے ساتھ

سعیا واعلم ان اللہ عزیز حکیم

بلالے، پھران کاایک ایک ٹکڑاہر پہاڑ پر رکھ دے پھرانہیں بلا وہ تیرے پاس چلے آئینگے پاؤں سے دوڑے اور جان کہ اللہ غالب حکمت والا ہے۔

چنانچہ ابراہیم علیہ السلام نے چار پرندے لئے مور، مرغ، کبوتر، کوا۔ انہیں بحکم الٰہی ذبح کیاان کے پر اکھاڑے اور قیمہ کر کے ان کے اجزاء باہم خلط کر دیئے اوراس مجموعے کے کئی حصے کئے ایک ایک حصہ ایک ایک پہاڑ پر رکھا اور سر سب کے اپنے پاس محفوظ رکھے پھر فرمایا چلے آ ؤحکم الٰہی سے یہ فرماتے ہی وہ اجزا اڑے اور ہر ہر جانور کے اجزا علیحدہ علیحدہ ہوکر اپنی ترتیب سے جمع ہوئے اور پرندوں کی شکلیں بن کر اپنے پاؤں سے دوڑتے حاضر ہوئے اور اپنے اپنے سروں سے مل کر بعینہ پہلے کی طرح مکمل ہوکر اڑ گئے۔ سبحان اللہ

مولوی الیاس صاحب ہے کوئی ایسی مثال آپ کی امت سے کہ حق تعالیٰ نے ان سے وہ کام لے لیا جو انبیاء علیہم السلام کی کوشش بسیار کے باوجود ان سے نہ لیا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عرض پر چار پرندوں کو زندہ کر دیا۔ تم اپنی سعی تام کے ساتھ اپنی داڑھی کے گرے ہوئے بال ہی کو اس کی جگہ جما کر دکھادو۔

بیماروں کواچھا، مردوں کوزندہ کرنا:

عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشادفرماتا ہے۔

ورسولا الی بنی اسرائیل
انی قد جئتکم بآیة من ربکم
انی اخلق لکم من الطین
کھیئة الطیر فانفخ فیه
فیکون طیرا باذن الله
وابری ٴالاکم ولا برص
واحی الموتی باذن الله
وأنبئکم بما تاکلون وما
تدخرون فی بیوتکم ان فی
ذالک لآیة لکم ان کنتم
مومنین

اور رسول ہوگا بنی اسرائیل کی طرف
فرماتا ہوا کہ میں تمہارے پاس ایک
نشانی لایا ہوں تمہارے رب کی
طرف سے کہ میں تمہارے لئے مٹی
سے پرندے کی سی صورت بناتا
ہوں پھر اسمیں پھونک مارتا ہوں تو
وہ فوراً پرندہ ہوجاتی ہے اللہ کے حکم
سے اور میں شفا دیتا ہوں مادرزاد
اندھے اور سفید داغ والے کو
اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے
حکم سے اور تمہیں بتاتا ہوں جوتم
کھاتے ہواور جو اپنے گھروں میں
جمع کرکے رکھتے ہو بیشک ان
باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی
ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پیارے انبیاء ومرسلین علیہم الصلاۃ والتسلیم سے جوعجیب

وغریب محیر العقول کام لئے وہ ان کے غیر کیلئے ناممکن ہیں ان کیلئے ایک دفتر عظیم درکار ہے ان میں سے ہم نے صرف چند کو ذکر کیا وہ یہ ہیں۔

نمبر ۱ ۔ یوسف علیہ السلام نے چار ماہ کے شیر خوار بچہ سے گواہی دلوائی۔

نمبر ۲۔ یوسف علیہ السلام نے اپنے والد ماجد حضرت یعقوب علیہ السلام کو بینائی عطا فرمادی۔

نمبر ۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پتھر پر عصا مار کر بارہ چشمے پانی کے جاری فرمادیئے۔

نمبر ۴۔ حضرت سلیمان علیہ السلام جن وانس کے ماسوا ہوا پر حکومت فرماتے تھے۔

نمبر ۵۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے ٹھوکر مار کر سرد پانی کا چشمہ نکال لیا ۔

نمبر ۶۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قیمہ شدہ پرندوں کے گوشت کو دوبارہ زندہ کر دیا۔

نمبر ۷۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مٹی کی مورتیوں کو پھونک مار کر پرندہ بنا کر اڑادیا۔

نمبر ۸۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مادرزاد اندھوں کو بینائی عطا فرمادیتے۔

نمبر ۹۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بیماروں کا شفا عطا فرمادینا۔

نمبر ۱۰۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو زندہ فرمانا۔

نمبر ۱۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا غیب کی خبریں دینا۔

مولوی الیاس صاحب اپنی امت ضعیف تو کجا، قوی نہیں بلکہ بہ نفسِ نفیس

خود اپنی ذات سے کوئی ایسی مثال پیش کریں کہ اللہ عزوجل نے ان سے وہ کام لے لیا جو انبیاء علیہم السلام سے بھی نہ ہوسکا (معاذ اللہ) اگر ایمان کی کوئی رمق پائی ہوتی تو دیکھتے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبیوں کی عرضداشت پر ان کے ہاتھوں پر وہ کام ظاہر فرمائے کہ زمانہ اسکی مثال پیش کرنے سے عاری۔ اگر تم کو ایسا ہی زعم ہے تو درخت کا گرا ہوا ایک پتا ہی اس درخت میں اس کی جگہ لگادو اور اپنی مدد کیلئے اپنے سارے اکابر و اصاغر کو بلالو تا کہ معلوم ہوجائے کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی تمہارے ساتھ ہے یا انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ہے۔

انبیاء کرام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مرضی منشاء الٰہی سے وابستہ ہے۔ وہ منشائے الٰہی کے خلاف کچھ نہیں کرتے اور جو یہ کرتے ہیں وہی اللہ تعالیٰ بھی چاہتا ہے اور جو امور منشائے الٰہی کے مطابق نہیں ہوتے ان سے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو منع فرما دیا جاتا ہے۔ جو امور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ظاہر ہوتے ہیں وہ غیر نبی سے ہرگز نہیں ہوسکتے اسی واسطے انبیاء کرام علیہ السلام کے ان افعال کو **معجزہ** کہتے ہیں۔ جو نبی نہیں اس سے معجزہ ظاہر نہیں ہوسکتا ہاں ولی سے کرامت کا صدور ہوتا ہے وہ معجزہ نہیں۔ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ السلام کے متعلق کوئی سچا مسلمان غلط سوچ بھی نہیں سکتا مگر مذہب وہابیہ کی اساس ہی توہین انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ہے یہی تبلیغی جماعت کا امتیازی نشان ہے۔

عزیزان گرامی۔ اولیائے کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی ریاضت ومجاہدات محتاج تعارف نہیں سیدنا امام الائمہ سراج الامۃ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے برسوں

عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی۔ حضور سیدنا غوث الاعظم ﷺ نے مدتوں کھانا ترک فرمادیا۔ حضور پرنور شافع یوم النشور ﷺ کو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

قم الیل الا قلیلا نصفه	(پیارے محبوب) رات میں قیام
اوانقص منه قلیلااوزد علیه	فرماؤ، سوا کچھ رات کے آدھی
ورتل القرآن ترتیلا ہ	رات یااس سے کچھ کم کرویااس پر
	کچھ بڑھاؤ اور قرآن خوب ٹھہر
	ٹھہر کر پڑھو۔

حضور اکرم سید عالم ﷺ رات میں ایسا طویل قیام فرماتے کہ پائے مبارک ورم کر جاتے۔ اب تبلیغی جماعت کے بانی مولوی الیاس صاحب کی انوکھی شان ملاحظہ ہو۔ ارشاد فرماتے ہیں۔

"بعض لوگوں کوخواب میں ایسی ترقی ہوتی ہے کہ ریاضت ومجاہدے سے نہیں ہوتی کیونکہ ان کوخواب میں علوم صحیحہ القا ہوتے ہیں جونبوت کا حصہ ہے۔" (ملفوضات الیاس صفحہ ۵۰)

کیا نرالی شان ہے کہ اوروں کو ریاضت اور مجاہدات کے باوجود یہ مرتبہ عالی حاصل نہیں ہوتا جو حضرت کوخواب میں حاصل ہو جاتے ہیں۔ ان حضرات کوخواب ہی میں تمام مناصب ومراتب حاصل ہوتے ہیں اور بڑا افضل تو علوم صحیحہ کا القا ہے جو نبوت کا حصہ ہے اور بانی دارالعلوم دیوبند مولوی محمد قاسم نانوتوی نے ارشاد فرمایا کہ۔

" انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے

ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔'' (تحذیر الناس صفحہ ۴ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند)

بعض سے مراد بہ نفس نفیس خود مولوی الیاس صاحب ہیں چنانچہ آگے فرماتے ہیں۔

'' آج کل خواب میں علوم صحیحہ کا القا ہوتا ہے کوشش کرو کہ مجھے نیند زیادہ آئے'' (ملفوظات صفحہ ۵۰)

چنانچہ یہ منصب عظیمہ مولوی الیاس صاحب کو حاصل تھا۔ مگر تعجب تو اس امر کا ہے کہ اگر علوم صحیحہ کا القا من جانب حق تعالیٰ ہے تو وہ قادر ہے پھر لوگوں سے یہ کہنا کہ کوشش کرو کہ مجھے نیند زیادہ آئے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس کی جانب سے علوم صحیحہ کا القا ہو رہا ہے وہ بیچارہ اتنا کمزور، بے بس ہے کہ اپنے محبوب ترین بندہ کو نیند نہیں دے سکتا اس واسطے دوسرے پہلوانوں سے گزارش کی جاتی ہے کہ اب تم لوگ کوشش کرو کہ مجھے نیند زیادہ آئے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ نیز اسی سلسلہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

'' کہ اس تبلیغ کا طریقہ بھی مجھ پر خواب میں منکشف ہوا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر و تومنون باللہ۔ کی تفسیر یہ القا ہوئی کہ تم مثل انبیاء علیہم السلام کے لوگوں کے واسطے ظاہر کیے گئے ہو'' (ملفوضات الیاس صفحہ ۵۰)

نزول قرآن کو تقریباً چودہ سو سال ہو رہے ہیں یہ راز مخفی اور پوشیدہ رکھا گیا

آیۂ کریمہ تو نازل فرمادی گئی تھی مگر کسی کو خبر نہ تھی کہ اس سے مراد حضرت الیاس صاحب دہلوی ہیں علاوہ ازیں عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی امت کو بشارت دی قرآن کریم میں ہے۔ ومبشرا بر سول یاتی من بعدی اسمہ احمد " اوران رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد تشریف لائینگے۔ان کا نام احمد ہے۔علاوہ ازیں قرآن کریم میں انبیاء علیہم السلام کا آنا ،تشریف لانا مذکور مگر مولوی الیاس صاحب کے متعلق اب فرمایا جارہا ہے کہ تم مثل انبیاء کے لوگوں کے واسطے ظاہر کئے گئے ہو اس سے مترشح ہوتا ہے کہ الیاس صاحب دہلوی آنجہانی اس وقت بھی موجود تھے مگر بر بنائے حکمت عملی اب ظاہر کئے گئے ہیں گویا اس وقت خبر تھی اب ظہور ہوا۔ یہ منصب کی نشاندہی تھی۔اس منصب عالی کی دلیل کے طور پر فرمایا گیا کہ آج کل خواب میں مجھ پر علوم صحیحہ کا القا ہوتا ہے۔امت یہ دل وگردہ کہاں سے لائے جو علوم صحیحہ سے انحراف کرے مسلمان کے نزدیک تو علوم صحیحہ (علم یقینی) قرآن کریم اور احادیث شریفہ ہیں مگر تبلیغی جماعت کے امیر جدید مولوی محمد زکریا صاحب سہار نپوری تو حدیث شریف کو قابل التفات ہی نہیں ٹھہراتے ،فرماتے ہیں کہ:

حضرت سلمان نے حضرت حذیفہ سے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ناراضی کے دوران میں بعض لوگوں کے متعلق کچھ فرمادیتے تھے اور بعض اوقات بعض لوگوں کی کسی مسرت کی بات پر مسرت کا اظہار فرمادیتے تھے۔تم اس قسم کی روایات نقل کرنے سے یا تو رک جاؤ کہ جس کی وجہ سے بعض لوگوں کی محبت اور بعض لوگوں کی طرف سے لوگوں کے دل میں ناراضی پیدا ہو اور

آپس میں اختلاف پیدا ہو۔

(تبلیغی جماعت پر عمومی اعتراضات اوران کے جوابات صفحہ ۶۸۔۶۹)

گویا رسول اللہ ﷺ بعض لوگوں کے کہنے پر بعض لوگوں سے ناراض ہوکر برا بھلا کہہ دیا کرتے اور کسی کی مسرت آمیز بات پر کسی سے خوش ہوکر بے جا تعریف فرمادیا کرتے جس کی وجہ سے مسلمانوں کو دکھ ہوتا اور دشمنی اور عداوت پیدا ہوتی ہے۔ یہ لکھ کر انہوں نے ثابت کردیا کہ حدیث شریف لائق التفات نہیں اب صرف قرآن کریم ہی رہ جاتا ہے جس میں اعلانیہ انکار کی گنجائش نہیں، پس الیاس صاحب کے القاشدہ علوم صحیحہ بہر نوع حدیث شریف سے (معاذ اللہ) برتر و بالا لائق اعتماد ٹھہرے کہ ان کا کہیں بھی کسی نے نہ تو انکار کیا نہ شک وتردد۔

مولوی الیاس صاحب فرماتے ہیں کہ:

" حضرت رشید احمد گنگوہی اس دور کے قطب الارشاد اور مجدد تھے "

(ملفوظات الیاس صفحہ ۱۲۳)

اور لیجئے ! مولوی رشید احمد گنگوہی کے نواسے حافظ محمد یعقوب صاحب گنگوہی جب مولوی محمد الیاس صاحب سے ملنے آئے تو مولوی الیاس صاحب فرماتے ہیں

" مجھے دین کی نعمت آپ کے گھرانے سے ملی ہے میں آپ کے گھر کا غلام ہوں۔ " (ملفوظات الیاس صفحہ ۱۲۴)

یہ وہ فرمارہے ہیں جن پر خواب میں علوم صحیحہ القا فرمائے جاتے ہیں وہی

جن کی غلامی کا دم بھرے تو اس کا مقام و مرتبہ کون جانے وہی صاحب مرتبہ، خود مولوی رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں۔

" سن لو! حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانے میں ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر " (تذکرۃ الرشید ج ۲ صفحہ ۱۷)

قطب الارشاد کا لب و لہجہ ملاحظہ فرمایئے۔ یہ نہیں فرما رہے ہیں کہ رشید احمد کی زبان سے حق نکلتا ہے بلکہ یہ فرما رہے ہیں کہ حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے گویا حق کو لازم کر دیا ہے رشید احمد کی زبان سے اسکے ماسوا کوئی بات حق ہو ہی نہیں سکتی، پھر قسم کے ساتھ موکد فرما کر کہتے ہیں کہ اس زمانہ میں ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر۔ گویا ہدایت و نجات کیلئے رشید احمد گنگوہی کی اتباع شرط ہے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ کا زمانہ نہیں ہے نہ اس کی حاجت (معاذ اللہ)۔

الحاصل کلام:

وہ جن پر خواب میں علوم صحیحہ القا ہوتے ہیں انہوں نے اپنی امت کو رشید احمد گنگوہی کے چرنوں میں ڈال دیا اور صاف کہہ دیا کہ مجھے دین کی نعمت قطب الارشاد رشید احمد گنگوہی سے ملی ہے اور میں ان کا غلام ہوں گویا دین کی نعمت

نہ اللہ سے پائی نہ رسول سے ۔ (جل جلالہ و ﷺ) رشید احمد گنگوہی سے پائی ہے۔

قطب الارشاد دیوبند مولوی رشید احمد صاحب فرماتے ہیں:

" کتاب تقویت الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور ردِ شرک و بدعت میں لاجواب ہے استدلال اس کے بالکل کتاب اللہ اور احادیث سے ہیں، اسکا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔

(فتاوی رشیدیہ مبوب کامل صفحہ ۴۱ قرآن محل بالمقابل مولوی مسافر خانہ کراچی)

مسلمانوں کے نزدیک ہدایت و نجات کیلئے رسول اللہ ﷺ کی اتباع ضروری اور لازم، دیوبندی اور تبلیغی وغیرہ لوگوں کی ہدایت و نجات کیلئے مولوی رشید احمد گنگوہی کی اتباع شرط اور لازم ہے۔ مذہب کی ترویج و اشاعت کیلئے کتاب کی ضرورت تھی پس رشید احمد صاحب نے فرمادیا کہ کتاب تقویت الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے، اسکا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے ۔ گویا جس کے پاس تقویت الایمان نہیں وہ عین اسلام سے محروم تو آپ ہی بتائیں وہ کون ہوگا؟ اگر بالفرض اس کے پاس تقویت الایمان تو ہے مگر پڑھا نہیں تو بھی عین اسلام سے محروم رہا۔ اگر پڑھ بھی لیا اور شامت نفس سے عمل نہ کرسکا تو بھی عین اسلام سے محروم رہ گیا۔ تو وہ مسلمان کہاں رہا؟

قرآن کریم پر تمام مسلمانوں کا ایمان ہے، اگر کوئی قرآن کریم میں شک بھی کرے تو وہ مسلمان نہیں ۔ تو قرآن کریم پر ایمان عین اسلام ہے۔ مگر قرآن کریم کا رکھنا اور پڑھنا عین اسلام نہیں کیونکہ بہت سے مسلمان ایسے ہیں جو قرآن

کریم نہیں رکھتے وہ عین اسلام تو کیا اسلام سے بھی محروم نہیں۔اسی طرح کتنے ایسے مسلمان ہیں جنہوں نے قرآن کریم پڑھا ہی نہیں تو قرآن کریم نہ پڑھنے کی بنا پران کو اسلام سے محروم قرار نہیں دیا جا سکتا اور رہا عمل تو الا ماشاالله کتنے مسلمان ہیں جو شامت نفس کی وجہ سے عمل نہیں کرتے مگر کسی نے ان کو بھی اسلام سے محروم نہ ٹھہرایا۔ مگر تقویت الایمان جس کے پاس نہیں وہ عین اسلام سے محروم ہوگیا کتاب تقویت الایمان کو وجود ملا تیرھویں صدی ھجری میں، تو جب تک تقویت الایمان وجود میں نہ آئی تھی لوگ عین اسلام سے محروم تھے۔ تو کون تھے؟ البتہ مسلمان تقویت الایمان کے نہ ماننے والے تھے،قرآن کریم کے ماننے والے تھے۔تو وہ اسلام جو مولوی الیاس صاحب کو قطب الارشاد رشید احمد گنگوھی سے ملا وہ تیرھویں صدی ہجری سے وجود میں آیا اس سے پہلے یہ دیوبندی، تبلیغی وغیرہ نہ تھے،تو اسلام کا کوئی نام ونشان ہی نہ تھا۔ یہ بات ہماری نہیں بلکہ بانی تبلیغی جماعت مولوی محمد الیاس صاحب اور ان کے قطب الارشاد آقائے نعمت مولوی رشید احمد گنگوہی کی ہے اگر غصہ کرنا ہے تو ان حضرات پر کیجئے۔

تقویت الایمان میں کیا ہے:

قرآن کریم کا رد ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وللہ العزۃ ولرسولہ	اور عزت تو اللہ اور اس کے
وللمومنین ولکن المنفقین	رسول اور مسلمانوں ہی کیلئے
لا یعلمون ط	ہے مگر منافقوں کوخبرنہیں۔

تقویت الایمان کہتی ہے۔

’’ اور یہ یقین جان لینا چاہیئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے ‘‘(تقویت الایمان صفحہ ۲۷)

ذلت عزت کی ضد ہے اور ایمان نام ہے یقین کامل کا چنانچہ تقویت الایمان کہتی ہے کہ ہر مخلوق انبیاء و مرسلین ہوں یا ملائکہ ہوں یا ملائکہ مقربین (علیہم الصلاۃ والسلام) ہوں۔ بڑا ہو یا چھوٹا یا ان حضرات سے کم درجہ وہ سب اللہ کی شان کے آگے (معاذ اللہ) چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں۔ گویا اللہ کی شان کے آگے چمار اتنا ذلیل نہیں (معاذ اللہ استغفر اللہ)۔

مولوی الیاس صاحب کے آقائے نعمت قطب الارشاد رشید احمد گنگوہی سے اسی عبارت کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا

’’یہ عبارت بالکل صحیح ہے‘‘۔(فتاویٰ رشیدیہ مبوب کامل صفحہ ۴۳)

اور لیجئے۔ اللہ تعالیٰ مومنین صالحین کے متعلق ارشاد فرماتا ہے

ا ن الـذیـن امـنـو و عـمـلـو الـصـلـحـت اولـئـک هـم الخیر البریه

یعنی جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں۔

یہ فرمان واجب الایقان تقویت الایمان کو ایک آنکھ نہ بھایا، مسلمان تو کجا وہ انبیاء اور اولیاء کو بھی تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں ایک دم چیلنج کر دیا اور کہا :

"سب انبیاء اور اولیاء اس (اللہ) کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کم تر ہیں"

(تقویت الایمان صفحہ ۹ ۷ مکتبہ الاسلام وسن پورہ لاہور)

گویا مومنین صالحین (معاذ اللہ) کس گنتی وشمار میں ہیں اس کے روبرو سب انبیاء اور اولیاء ایک ذرہ ناچیز سے بھی کم تر ہیں یعنی ذرہ ناچیز اس کے روبرو اتنا کم نہیں۔ یہ وہ اسلام ہے جو تیرھویں صدی ہجری میں پیدا ہوا۔ اس کیلئے شرط لازم تقویت الایمان کا رکھنا، پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ٹھہرایا گیا۔ پس امت وہابیہ مقلد اور غیر مقلد دیوبندی تبلیغی وغیرہ! ہے کسی میں طاقت جو منہ کھولے اس کے خلاف تو عین اسلام ہی سے محروم ہو جائے چنانچہ آج تک کسی نے بھی احتجاج و اعتراض تو بڑی چیز ہے ان عبارات تقویت الایمان کو شیر مادر سمجھ کر حرز جان بنایا۔

تبلیغی جماعت میں اکابر دیوبند کا مرتبہ:

مولوی محمد زکریا صاحب (تبلیغی جماعت کے امیر اور مولوی محمد الیاس صاحب کے بھتیجے) فرماتے ہیں اور اپنے حکیم الامت اشرف علی تھانوی سے سند لاتے ہیں۔

" حضرت اقدس حکیم الامت سے الافاضات الیومیہ میں نقل کیا گیا ہے کہ مشائخ (بزرگوں) کے یہاں جو مقربین (خاص مصاحبین) بصیغہ اسم مفعول ہوتے ہیں ان میں سے ایک دو مکرمین (عزت والے) بصیغہ اسم فاعل بھی ہوتے ہیں ہر وقت شیخ کو اور دوسرے متعلقین کو کرب (بے چینی) میں رکھتے ہیں۔ جھوٹ سچ لگاتے ہیں جس سے چاہا شیخ کو ناراض کر دیا جس

سے چاہا راضی کر دیا۔ بحمد اللہ ہمارے بزرگ اس سے صاف ہیں ، حضرت مولانا محمد قاسم صاحب تو کسی کی شکایت سنتے ہی نہ تھے، جہاں کسی نے کسی کی شکایت شروع کی فوراً منع فرمادیا کرتے تھے کہ خاموش رہو میں سننا نہیں چاہتا۔ اس کے بعد کسی کی ہمت ہی شکایت کی نہ ہوتی تھی اور حضرت حاجی صاحب سب سن کر فرمادیتے تھے کہ تم نے جو کچھ بیان کیا اور فلاں شخص کی شکایت کی سب غلط ہیں میں جانتا ہوں اس شخص کو وہ ایسا نہیں۔ ایک صاحب نے عرض کیا حضرت گنگوہی کا اس بارے میں کیا معمول تھا فرمایا کہ ایک صاحب نے حضرت سے سوال کیا تھا کہ آپ سے لوگ دوسروں کی شکایت بیان کرتے ہیں۔ آپ پر کوئی اثر ہوتا ہے۔ فرمایا کہ ہوتا ہے اور وہ یہ کہ میں سمجھ لیتا ہوں کہ دونوں میں رنجش ہے مگر سن لیتے تھے سب **الافاضات الیومیہ** میں لکھا ہے کہ میں تو واقعات میں علماء تک کی روایات کا اعتبار نہیں کرتا۔

(تبلیغی جماعت پر عمومی اعتراضات اوران کے جوابات صفحہ ۶۹۔۷۰)

واضح رہے کہ کسی مسلمان کی ایسی برائی بیان کرنا جو اس میں موجود ہو اس کو غیبت کہتے ہیں اور ایسی برائی جو اس میں موجود نہ ہو بیان کرنا بہتان ہے غیبت کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

و لا یغتب بعضکم بعضا ط ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکر ھتموہ (الحجرات)	یعنی ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو تم میں کوئی اس کو پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے تو تمہیں گوارا نہ ہوگا۔

جب غیبت کرنا ایسا گناہ عظیم ہے تو بہتان لگانا کیسا سخت وشدید گناہ ہوگا۔ تبلیغی جماعت کے امیر مولوی محمد زکریا صاحب اپنے حکیم الامت کی سند کے ساتھ تمام مشائخ (جن میں اولیاء کرام بھی شامل) کو اس شدید گناہ کا مرتکب بتارہے ہیں کلمہ جھوٹ بہتان پر دال ہے اور سچ غیبت پر دلالت کرتا ہے گویا دیوبندی اور تبلیغی مذہب میں سارے علماء ومشائخ ساقط الاعتبار اور گناہ کبیرہ کے مرتکب۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں دیوبندی اور تبلیغی مذہب میں تو اولیاء وفقہاء تو کجا وہ تو سید المرسلین وخاتم النبین محمد ﷺ کو بھی ان عیوب سے متہم قرار دیتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں رسول اللہ ﷺ کے متعلق دیوبندی تبلیغی عقیدہ، تبلیغی جماعت کے امیر مولوی محمد زکریا صاحب ارقام فرماتے ہیں

حضرت حذیفہ حضرت سلمان کے پاس گئے اور ان سے دریافت کیا آپ میری ان احادیث کی تصدیق کیوں نہیں کرتے جو خود آپ نے بھی حضور اقدس ﷺ سے سنی ہیں۔ حضرت سلمان نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ناراضگی کے درمیان میں بعض لوگوں کے متعلق کچھ فرمادیتے تھے اور بعض اوقات بعض لوگوں کی کسی مسرت کی بات پر مسرت کا اظہار فرمادیتے تھے۔ تم اس قسم کی روایات نقل کرنے سے یا تو رک جاؤ کہ جس کی وجہ سے بعض لوگوں میں محبت اور بعض لوگوں کی طرف سے بعض لوگوں کے دل میں ناراضی پیدا ہو اور آپس میں اختلاف پیدا ہو۔ تم کو معلوم ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ایک مرتبہ خطبہ میں فرمایا کہ میں ایک آدمی ہوں دوسرے آدمیوں کی طرح مجھے بھی

غصہ آتا ہے۔" (تبلیغی جماعت پر چند عمومی اعتراضات اوران کے مفصل جوابات صفحہ ۶۸۔۶۹)

حضور اقدس ﷺ میں بھی وہی عیب ثابت کیا جارہا ہے جو علماء ومشائخ فقہا اور اولیاء میں ثابت کیا ہے کہ حضور ﷺ کا بھی بعض لوگوں کی باتوں میں آکر کسی سے ناراض ہوکر کچھ کہہ دینا یعنی برا بھلا اور کسی سے خوش ہوکر اظہار مسرت کے لئے کچھ کہہ دینا جن باتوں سے مسلمانوں میں رنجش اور عداوت پیدا ہوجس کے باعث آپس میں انتشار اور افتراق ہو۔ چنانچہ آگے لکھتے ہیں۔

" میرا مقصد ان چیزوں کے ذکر کرنے سے یہ ہے کہ مشائخ کے یہاں روایات غلط اور صحیح پہنچتی ہی رہتی ہیں اور اس بنا پر اگر کسی شخص کی کوئی تعریف یا کسی کی مذمت کی ہوتو ان کو کلیہ بنالینا ہرگز مناسب نہیں حضرت سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو جلیل القدر صحابی حضرت حذیفہ سرالنبی ﷺ کو بھی اس پر ڈانٹ دیا کہ ایسی روایات نقل نہ کریں "

(تبلیغی جماعت پر چند عمومی اعتراضات اوران کے مفصل جوابات صفحہ ۷۰۔۷۱)

ملاحظہ ہو جو عیب مشائخ میں ہیں وہی حضور اکرم ﷺ پر ثابت کئے جارہے ہیں۔ اگر کوئی ان عیوب ونقائص سے پاک وصاف ہے تو وہ اکابر علماء دیوبند ہیں۔ قرآن کریم میں ہے۔

وما ینطق عن الھوی ۵ ان ھو الا وحی یوحی ۵	اور وہ (نبی کریم ﷺ) کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انھیں کی جاتی ہے

قرآن کریم کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی خواہش سے کوئی بات نہیں کہتے اور دیوبندی تبلیغی اسلام کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ دوسرے آدمیوں کی طرح ایک آدمی ہیں دوسروں کی طرح ان کو بھی غصہ آتا ہے۔ لوگوں (صحابہ) کے لگانے بجھانے (چغلی غیبت) سے کسی سے ناراض ہو کر کچھ کہہ دیتے اور کسی سے راضی (خوش) ہو کر کچھ کہہ دیتے جس سے مسلمانوں میں بعض سے نفرت اور عداوت پیدا ہو جاتی اور وہ ایک دوسرے کے مخالف بن جاتے۔ یہ ان تبلیغی دیوبندی لوگوں کا ایمان ہے حضور اکرم ﷺ کی شان بے مثالی دیکھنا ہو تو قرآن وحدیث دیکھیں۔

حضور اکرم ﷺ طائف تشریف لے گئے اور ان لوگوں کو اسلام کی دعوت دی انہوں نے کیا سلوک کیا مسلمانوں سے پوشیدہ نہیں ۔سیرت کی کتابیں گواہ ہیں کہ لوگوں نے جھٹلایا اور سخت توہین کی اور کمینے لوگوں اور غلاموں کو آپ ﷺ پر ابھارا جو آپ ﷺ کو گالیاں دیتے اور تالیاں بجاتے رہے پھر لوگ جمع ہو گئے اور آپ ﷺ کے راستہ میں دو رویہ صف باندھ کر کھڑے ہوئے جب آپ ﷺ درمیان سے گزرے اور قدم اٹھاتے تو قدم اٹھاتے وقت پیروں پر پتھر برسائے یہاں تک کہ نعلین مبارک خون میں بھر گئے جب آپ کو پتھروں کا صدمہ پہنچتا تو بیٹھ جاتے مگر وہ لوگ باز و تھام کر اٹھاتے اور کھڑا کر دیتے جب پھر چلنے لگتے تو پتھر برساتے اور ساتھ ساتھ ہنستے جاتے۔ اس طرح انہوں نے عقبہ اور شیبہ پسران ربیعہ کے باغ

تک آپکا تعاقب کیا آپ نے ایک انگور کی شاخ کے سایہ میں پناہ لی۔ آپ نے ان کیلئے بددعا تک نہ کی بلکہ ان کے حق میں دعا فرمائی۔

اس سفر طائف کے مدتوں بعد ایک روز حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنھا نے عرض کیا۔

''یارسول اللہ ﷺ کیا آپ پر کوئی ایسا دن آیا ہے جو احد کے دن سے زیادہ سخت ہو فرمایا بیشک میں نے تیری قوم سے دیکھا جو دیکھا اور جو میں نے ان سے دیکھا اس میں سب سے سخت عقبہ کا دن تھا۔ جب کہ میں نے اپنے آپ کو عبد یالیل بن کلال پر پیش کیا اس نے دعوت اسلام کو قبول نہ کیا پس میں غم کی حالت میں گردن جھکائے چلا مجھے ہوش نہ آیا مگر قرن الثعلب میں سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بادل نے مجھے سایہ کیا ہوا ہے میں نے نظر اٹھائی تو اس بادل میں حضرت جبرائیل علیہ السلام دکھائی دیئے۔ حضرت جبرائیل نے مجھے آواز دی اور کہا بیشک اللہ تعالی نے آپ کی قوم کا قول سن لیا اور انہوں نے جو آپ کو جواب دیا وہ بھی سن لیا ہے۔ آپ کی طرف پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا گیا ہے تاکہ آپ اسے حکم دیں جو کچھ آپ اپنی قوم سے چاہتے ہیں۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں پھر مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی اور سلام کے بعد کہا اے محمد ﷺ بیشک اللہ نے

آپ کی قوم کا قول سن لیا ہے میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں مجھ کو آپ کے رب نے آپ کی طرف بھیجا ہے تا کہ آپ مجھے جو چاہیں حکم دیں ۔اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں پہاڑوں کو ان پر الٹ دوں تو الٹ دیتا ہوں ۔آپ نے جواب دیا ،نہیں ، بلکہ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں سے ایسے نیک بندے پیدا کرے گا جو صرف اللہ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے ۔"

(صحیح بخاری و مسلم)

غور طلب یہ امر ہے کہ جس کے ساتھ ایسے ظلم و ستم روا رکھے جائیں اور وہ بدلہ لینے پر قدرت بھی رکھتا ہو ۔فرشتے جس کے حکم کے منتظر ہوں اور نہ وہ غصہ فرمائے نہ بدلہ لے بلکہ ان کو دعائیں دے ۔تبلیغی و دیوبندی ملاؤں نے سرکار ابد قرار ﷺ کی جناب میں صریح گستاخی اور توہین کی اور اپنے اکابر دیوبند کو ان عیوب سے پاک و صاف بتایا ۔بات صرف اتنی سی ہے کہ مسلمانوں کیلئے حدیث و قرآن اور تبلیغی دیوبندیوں کیلئے تقویت الایمان بس ہے ۔ان کا ایمان کہتا ہے کہ نہ حدیث کی مان نہ قرآن کی مان ،تو تقویت الایمان کی ۔مان ؔ

پس اپنی ذات اور اپنے اکابر و بزرگوں کو انبیاء مرسلین پر فضیلت دینا ان کی شان ہے اور انبیاء مرسلین کی توہین ان کا امتیازی نشان ہے ۔

مولائے قدوس ان سطور کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور عامۃ المسلمین کو

اس سے نفع پہنچائے اور حق و باطل کے امتیاز کا ذریعہ بنائے۔

آمین یارب العالمین

واخر دعونا ان الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام

علیٰ سید المرسلین والہ واصحبہ اجمعین برحمتک یا

ارحم الراحمین

سگ بارگاہ رضا ابوالرضا محمد عبدالوہاب خان القادری الرضوی غفرلہ

۲۷ جمادی الثانی ۱۴۱۰ھ بمطابق ۲۵ جنوری ۱۹۹۰ء امروز جان افروز پنجشنبہ

فہرست تصانیف لطیف
حضرت مفتی عبدالوہاب خان مدظلہ العالی

نام تصنیف	المعروف
صمصام الازل علی عنق ابی جہل	قادری تلوار
آیت من آیات الرحمٰن علی رد توحید	توحیدی فرقے کے خدوخال
خالص للشیطٰن	
کشاف القلوب لاھل الذنوب	دل کا علاج
غیر مقلدین بمقابلہ رب العالمین	
تقلید آئمہ ملت بجواب اصلی اہلسنت	
شمع ہدایت اور تبلیغی جماعت	
دہلی کے برکات	
مسلمانوں کا احترام کرو مع علماء	
دیو بند کا محبوب مشغلہ اور دین کا اہم فریضہ	
تقویت الایمان بمقابلہ عظمت قرآن	
مصباح الظلام علی رد اعداء الاسلام	اہلسنت دیو بند کا عرفان
خیر الھدیٰ لدفع الطغیٰ	دامن کو ذرا دیکھ
صاعقۃ الرضا علی اعداء المصطفیٰ ﷺ	مطالعہ بریلویت کی جھلکیاں، ڈاکٹر محمود
	اپنے علم وحواس کے آئینے میں
ضرب الصالحین علی رؤس الشیاطین	دکھتی آنکھوں کو برا لگتا ہے سورج
مفاتیح القرآن بعطاء الرحمٰن	تراجم قرآن اور امام احمد رضا خان

صداقت ودین کا نشان امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ

مودودی اور قرآن - دعوت فلاح - مکروہات نماز

جماعت المسلمین فی قرآن المبین

تنویر الابصار علی رد ظلمات الفجار

تزویج النساء فی التحریم النکاح — نکاح کا شرعی حکم

ذکر المحبوب لتطمئن القلوب — میلاد کراؤ ایمان بچاؤ

قہر الدیان علی ملۃ فضل الرحمٰن — مولوی فضل الرحمٰن اپنے علم وحواس کے آئینے میں

تنبیہ الغافلین فی تکفیر المرتدین — چلمن بردار

ضیاء الابرار علی رد اوہام الفجار — ایک اعتراض اور اسکا جواب

احکام المبین علی الکفار والمرتدین — پیکر نور

علماء دیوبند کا اجمالی تعارف اور ان کی دینی وملی خدمات کا مختصر جائزہ

مقام الانسان عند الرحمٰن — مقام انسانیت

مودودی عرفان فی تفہیم القرآن — مودودی کی تفہیم القرآن کا جائزہ

جماعت المسلمین فی ضلال مبین — جماعت المسلمین کی گمراہی

انعام حق بجواب پیام حق — تنظیم المسلمین اور اسلام

سبیل المومنین فی قرآن مبین — آفتاب نبوت کی ضیاء پاشیاں

انواع الانسان علی ھدایۃ والطغیان — سچے مسلمان فرقہ واریت سے پاک ہیں

توضیح کلمات اللہ لدفع ھذیان عدو اللہ — نبی کی شان میں گستاخی کفر ہے

نبی الانبیاء ماحی الذنوب والخطاء — نبی ہمارے ڈوبتوں کو بچانے والے

علی المرتضیٰ وعباد اللہ المجتبیٰ — مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے چاہنے والے

آیت من آیت الایمان، — صلوٰۃ وسلام قبل الاذان

صراط الصالحین علی رد الشیاطین — پانچ مسائل کا جواب

خیر الناجیہ فی نیاز وفاتحہ — نیاز دلاؤ فلاح پاؤ

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

خورشید علم ان کا درخشاں ہے آج بھی

بزم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ